بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ سندھ کے بارے میں اُن کا تصور جی ایم سید اور آج کے سندھی قوم پرستوں سے بہت مختلف ہے۔ وہ سندھ سے عموماً مراد وادی سندھ کا خطہ لیے ہیں۔ گویا وہ پنجاب کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تہذیب وتمدن کی پانچ ہزار سالہ تاریخ رکھنے والے جنوبی ایشیاء کے اس حصے میں تصوف ایک قدیم، مضبوط اور تہذیب افزا روایت کا حامل ہے۔ وہ موجودہ دلدل سے نکلنے میں ہماری مدد اور راہنمائی کرسکتا ہے۔

یہ دعویٰ مان لیا جائے تو فوراً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج کے زمانے میں ہم تصوف سے کس طرح مدد لے سکتے ہیں۔ کیا اس کے لئے ہمیں تصوف کو اُس کے قرونِ وسطیٰ کے ماڈل سمیت قبول کرنا ہوگا یا عہد حاضر کے تقاضوں کے مطابق اُس کی تشکیل نو کرنی ہوگی۔

اُمید کرنی چاہیے کہ خادم حسین سومرو اور ہمارے نظریاتی مسائل کے موثر حل کے طور پر تصوف کا پیغام دینے والے دوسرے دانش ور بھی اس موضوع پر قلم اُٹھائیں گے۔

عنوان: اصطلاحات پیشہ وران

مرتب: شوکت مغل

ناشر: جھوک پبلشرز، دولت گیٹ، ملتان

صفحات: 992

قیمت: 1500 روپے

شوکت مغل معروف سرائیکی دانش ور، محقق اور ادیب ہیں۔ اپنی شخصیت اور کام کی وجہ سے وہ پورے ملک میں عزت واحترام رکھتے ہیں۔ حال ہی میں اُن کی دونئی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں۔ ان میں سے ایک تو مرزا صاحباں ہے۔ یہ تحقیق کی کتاب ہے جس میں انہوں نے پنجاب کے اس تاریخی رومانی قصے کا درست متن پیش کیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تحقیق پوری توجہ اور بہت سا وقت مانگتی ہے۔ لیکن شوکت مغل کی بڑے

سائز کی ایک ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی دوسری کتاب 'اصطلاحات پیشہ وران' تو واقعی حیران کردینے والی ہے کہ کس طرح شوکت مغل صاحب نے سالہا سال شب و روز محنت کر کے اس کتاب کو مکمل کیا ہوگا۔

اس کتاب میں مغل صاحب نے پنجاب بلکہ یوں کہیے کہ شمالی ہند کے اس خطے میں سے تعلق رکھنے والے دو سو سے زیادہ دست کاروں، پیشہ وروں اور ہنرمندوں کے مخصوص اصطلاحی الفاظ اور تراکیب کو، سرائیکی زبان میں، اردو ترجمے کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ان دستکاریوں، پیشوں اور ہنر مندیوں کا حوالہ باغبانی، بزازی، پارچہ جاتی، آتش بازی، کبوتر بازی، تاش بازی اور بان کی بنائی سے شروع ہوتا ہے اور پھر یہ سلسلہ پھیلتا ہی چلا جاتا ہے۔ پیشوں اور ہنرمندیوں کا کوئی بھی شعبہ نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔

ابھی میں نے طویل مدت پر پھیلی ہوئی مسلسل محنت کے حوالے سے تعجب کا اظہار کیا تھا۔لیکن سچی بات یہ ہے کہ شوکت مغل زندگی بھر اسی قسم کے کام کرتے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ آپ اُن کی کتابوں میں سے چند ایک کے عنوان دیکھ کر ہی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اُن کی کتابوں میں ، اردو سرائیکی مترادفات، سرائیکی اردو لغت، قدیم سرائیکی اردو لغت، سرائیکی محاورے، سرائیکی اکھان، سرائیکی نامہ، سرائیکی مصادر اور ملتان کی واراں شامل ہیں۔ یہ مکمل فہرست نہیں ہے، مغل صاحب نے اور بھی بہت کچھ لکھا ہے۔

زیرنظر کتاب کی طرف آیئے۔ اصطلاحات پیشہ وران، محض پیشہ وروں کی لغت نہیں ہے۔ وہ اس خطے میں زندگی کی شاندار رنگارنگی اور اس تہذیب کی وسعت کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔

خیر، میں اس مختصر تعارف کو اس امر پر افسوس، دلی دکھ کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اس ملک میں کوئی بھی ایسا ادارہ نہیں ہے جو شوکت مغل جیسے بے مثال عالم کی محنت اور لگن کا صلہ دے سکے۔ یہاں تک کہ اُس کی عظمت اور محنت کا اعتراف کرنے والے بھی غائب ہیں۔ یہاں عظیم الشان محنتیں بس ضائع ہی ہو جاتی ہیں۔